سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

پیشگی ... من قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل — من قرآن مجید

Reg. No. L. CCLXXXVIII

بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین — چار روپے پیشگی

جلد — مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ... ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۱ اسوج — نمبر ۱۳

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان در آ — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت آمدست — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

بکلام دوری از ان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ۔

سے نجاتی میں واقع ہے۔ افریقہ کا شمالی ساحل بلند ہے۔ اس پر ہوکر دو میل لمبی ایک نہر سمندر سے نکالی جائے۔ تو صحرا میں اسقدر بڑا سمندر بن سکتا ہے۔ جو بحر روم سے رقبہ میں نصف ہوگا۔ اس سمندر پر جنگی جہازوں کا ایک بیڑہ رہ سکتا ہے۔ اور شمالی افریقہ کا موسم اور آب و ہوا بدل کر گرم اور خشک کی جگہ سرد اور خوشگوار ہو سکتی ہے۔ اور تمام شمالی افریقہ کی خوشحالی میں مدد مل سکتی ہے۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ اہل بیت مسیح موعود میں خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ یکم اکتوبر کو مصر کے جہاز پر سوار ہوں گے۔ خدا حافظ ہو۔ صاحبزادگان عبدالحی و عبدالسلام شیخ تیمور کے ہمراہ بخیریت قادیان پہنچے فالحمد للہ۔ احباب شملہ کی تحریک پر حضرت نے حکم دیا ہے کہ مولوی صدر الدین صاحب اور یہ عاجز لیکچر دینے کے واسطے وہاں جائیں تیسرے ایک صاحب اور بھی ہوں گے۔ ۵ روز اکتوبر کو وہاں لیکچر ہونگے۔ میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے وکیل لاہور کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا۔ حضرت نے نام

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیحؓ

ذمہ واری بہت مشکل کام ہے

فرمایا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ میں یہ تلوار دینی چاہتا ہوں۔ کوئی تم میں سے ہے۔ جو اس کو لے۔ سب کھڑے ہوگئے اور ہر ایک کہنے لگ گیا کہ مجھے دیجئے۔ مجھے دیجئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بِحَقِّہَا یعنی اس کا کچھ حق بھی ہے۔ وہ بھی ساتھ ہی لینا ہوگا۔ اس بات کو سُن کر سب صحابہ نے نیچے سر کر لیا۔ اور کوئی نہ بولا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک صحابی اٹھا۔ اور اُس نے کہا بِحَقِّہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی اس کو معہ اس کے حق کے لیتا ہوں چنانچہ آپ نے اس کے حوالہ تلوار کردی۔ پھر اُن کو بھاری بھاری کام کرنے پڑے۔ بات یہ ہے کہ جب ذمہ واری کا کام آپڑتا ہے تو مشکل پڑ جاتی ہے۔"

عدم جواز بُت سازی و بُت فروشی کی حکمت

فرمایا۔ بُت سازی بُت فروشی کی جو مسلمانوں کو ممانعت کی گئی ہے اس میں بھاری حکمت یہ ہے کہ تا یہ کام دوسری قومیں کریں۔ اور وہ بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اسلام بخیل نہیں ہے کہ سارے کام خود ہی سنبھال لیوے۔ دُنیا میں بعض کاموں کو اُس نے اسلام کے واسطے خاص کیا ہے اور بعض دوسروں کے واسطے خاص کئے ہیں۔ بعض مشترک ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ اس سے تو جواز ثابت ہوگیا جبکہ دیگر مذاہب کو اجازت دی گئی۔ نہیں جواز نہیں۔ بلکہ یہ ایک طرح کی تقسیم کی گئی ہے۔ اور منشاء الٰہی اسی طرح ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَہُمْ بِبَعْضٍ لَّہُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ جبکہ دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو اللہ تعالیٰ نے قائم رکھا ہے۔ تو ایک طرح کا منشاء ہی ہے۔ دراصل اسلام رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ہے۔ سب جہان کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔ آنحضرت صلعم نے چند کسب اپنی قوم کے واسطے تجویز کئے باقی اوروں کے لئے رکھے۔ ناچنا گانا آجکل کے یورپینوں کے واسطے چھوڑ رکھا ہے۔ تصویر بنانا بھی دوسرے مذاہب کے واسطے ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ گدھے کو گھوڑی پر اور گھوڑے کو گدھی پر نہ ڈالو۔ حالانکہ آپ خود خچر پر سوار ہوتے تھے تو پھر منع کیوں کیا اس واسطے کہ تم یہ کام نہ کرو۔ اور لوگ کریں۔ اسی طرح بُت بنانے اور تصاویر بنانے سے منع کیا۔ اسی طرح ثمن الکلب یعنے کتے کا مول لینے سے منع کیا ہے اس واسطے کہ تم سارے جہان کے کسبوں کو کیوں چھینتے ہو۔ اُن کو بھی بعض کام خاص طور پر کرنے دو۔ یورپین لوگوں کا یہ منشاء ہے۔ کہ دُنیا کے سارے کام ہمارے ہی قبضہ میں آجاویں۔ یہ بخل ہے۔ غرضکہ جتنے ذلیل پیشے ہیں۔ اُن سے اسلام والوں کو منع کیا ہے۔ مسلمان گھوڑے رکھیں۔ گائے رکھیں۔ سور کیوں رکھیں۔ چوہڑے کا کسب شرفاء کا پیشہ نہیں ہے۔ - - - - - - -

- - - - - - - میں نے صحابہ میں بہت غور کیا ہے۔ وہ کسی جولاہے کو حقارت سے نہیں دیکھتے تھے۔ بعض قصور ان لوگوں (جولاہوں) سے سرزد ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہ لوگ ذلیل ہوگئے ہیں۔

تعلیم دلانے کے بارہ میں وسیع حوصلہ

فرمایا۔ ایک دفعہ میرے والد صاحب مکتب میں آنکلے۔ میں تختی کو ہوا میں ہلا ہلا کر سوکھا رہا تھا۔ اُنہوں نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ میں نے کہا۔ کہ تختی کو سوکھا رہا ہوں۔ اُنہوں نے کہا کہ بازو کو کیوں گندہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کے ساتھ تختی کو صاف کیا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ تختی کو تو صاف کیا۔ مگر جسم کو گندہ کیا۔ پھر میں نے وہ گھڑا بھی جو کلے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ دکھایا کہ یہاں پر تختی دھوئی تھی۔ تو فرمایا۔ کہ آؤ۔ ہم اس کام کو پسند نہیں کرتے مجھے ہمراہ لے گئے۔ ایک دوکان سے سیالکوٹی کاغذ بہت سے خریدے اور ایک شخص غلام حسن کو دیکر کہا کہ ان کو وصلیاں بنادو۔ اور مجھے وہاں بٹھلا گئے۔ میں اُن کے گرد ہوگیا۔ اور زور دیا کہ ابھی بنادو۔ اُنہوں نے ایک کاغذ کے چار چار ٹکڑے کرکے دو دو ٹکڑے جوڑ کر وصلیاں بنادیں اور گھونٹ کر خوب صاف کردیں۔ کسی قدر جو تیار ہوگئیں۔ اُن کو لیکر میں گھر چلا آیا۔ اور لکھنے لگ گیا۔ کسی پر الف لکھا۔ کسی پر ب لکھی۔ کسی پر پ کسی پر کچھ غرضکہ جھٹ پٹ وہ تمام وصلیاں لکھ کر ختم کردیں۔ میرے والد صاحب باہر سے آئے تو بھائی صاحب نے والد صاحب کو کہا۔ کہ آج آپ نے نور الدین کو کیا بتایا ہے۔ کہ یہ کاغذ ضائع کر رہا ہے۔ دیکھو! کتنے کاغذ اس نے تھوڑی دیر میں خراب کردیئے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کیا ہرج ہے۔ تم اُس کے نام کا بہی کھاتہ جُدا کردو۔ اور وہاں سے خرچ کرتے رہو۔ جب بڑا ہوگا تو اپنا قرضہ خود اُتار دیگا۔"

———— فرمایا۔ میں ایک دفعہ گلستان پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ گلستان تو بہت بدخط ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ چھوڑ دو۔ میں کئی دن فارغ رہا۔ اُنہوں نے کشمیر سے نہائت خوشخط گلستان منگوائی اور میرے حوالہ کی۔ ایک دفعہ میں نے اُس پر بے احتیاطی سے جو دوات رکھی۔ اور وہ ہوا سے اُلٹ گئی۔ تو سیاہی اُس پر پھیل گئی۔ میں نے کہا کہ میاں صاحب اس پر تو سیاہی گر گئی۔ اُنہوں نے نہائت عالی حوصلگی سے فرمایا کہ کیا ہرج ہے اور لے دینگے۔"

قناعت اور غنا

فرمایا۔ کہ نواب بہاولپور ہمیں ساٹھ ہزار ایکڑ زمین دیتا تھا۔ ہم نے انکار کیا اور کہا۔ کہ اس قدر زمین سے کیا ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ اس سے امیر کبیر ہو جاوینگے۔ میں نے کہا کہ اب تو آپ ہمارے پاس چل کر آتے ہیں۔ کیا پھر بھی آئینگے اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ پھر فائدہ ہی کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ میں نے اپنی اولاد کے واسطے کبھی فکر نہیں کیا۔ نہ زمین کا نہ کسی اور بات کا۔ اگر ہم زمین لینا چاہتے۔ تو بے شمار زمین جمع کر لیتے۔ اللہ نے میرے دادا سے بڑھ کر اولاد اور رزق میرے باپ کو دیا۔ پھر مجھ کو مال کتابیں علم۔ شہرت وغیرہ سب کچھ باپ سے زیادہ دیا۔"

مہدی بہت ہیں

فرمایا۔ مہدی بہت ہوئے ہیں۔ محدثین

رنگون کے مولوی فاضل حکیم احمد کلام صاحب کو اثنائے مباحثہ میں کسی مولوی نے کہا کہ مرزا صاحب صرف و نحو نہ جانتے تھے (معاذ اللہ) ... کہ طرح لکھیں ... کو ...

عبد اللہ بھی ایک مہدی گذرے ہیں۔ امام حسن کی اولاد سے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مہدی ہے۔ جس محمد نے قسطنطنیہ فتح کیا تھا۔ وہ بھی مہدی ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی بھی مہدی ہیں۔ یہ بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت عباس کی اولاد سے مہدی ہوگا یہ حج الکرامہ میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ سب خلفائے راشدین مہدی ہی ہیں۔

لوگ کہتے ہیں۔ کیا مسیح مہدی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا مہدی کوئی کبوتر ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک تو حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور امام حسنؓ امام حسینؓ جعفرؓ ابن محمد سب مہدی تھے۔ سید عبدالقادر جیلانی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت مجدد الف ثانی حضرت شہاب الدین سہروردی حضرت زکریا ملتانی سب مہدی تھے۔ امرتسر میں ایک شخص کے ہاں ایک قسم کی گولی بکتی تھی جس پر مسیح صادق لکھا تھا۔ حضرت صاحب نے کونسا اندھیر کیا۔ کہ مہدی ہونے کا دعوٰی کر دیا۔ لوگ اپنے دشمن کو سور۔ گدھا۔ الو۔ کتا وغیرہ کہہ دیتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ بد دعاؤں میں تو یہ لفظ استعمال کر لئے۔ کبھی کسی اپنے بھائی کے واسطے یہ بھی دعا کی۔ کہ تم مہدی یا مسیح ہو جاؤ۔ عمر یا ابوبکر ہو جاؤ۔ اس کے یہ معنے سمجھے جاتے ہیں۔ کہ وہ عمر ہی ہو۔ جیسا کہ تم بروں کو کتا اور گدھا وغیرہ کہتے ہو۔ ایسا ہی نیکوں کو بھی کہہ دیا کرو۔ کہ فلاں ایسا ہے۔ جیسا امام اعظم ہے۔ فلاں ایسا زاہد ہے۔ جیسے فلاں زاہد ہے۔ لوگوں نے مہدی کے لفظ کو خوفناک بنا دیا ہے۔ ہمارے بھیرے کے پاس ایک گاؤں ہجکہ ہے۔ وہاں ایک حیدر نام ملنگ فقیر رہتا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ امام مہدی کی کیا علامت ہوگی۔ اُس نے کہا کہ حضرت مہدی کی علامت صاف ہے۔ ہم سوا لاکھ فقیر متھروں والے آگے آگے ہوں گے اور دھمال پاتے جائیں گے۔ (یعنے ڈھول بجا کر ناچتے ہوں گے۔ راقم) پیچھے امام مہدی ہوں گے میں نے کہا کہ مولوی لوگ ساتھ نہ ہوں گے۔ اُس نے کہا کہ اگر اُنہوں نے بھی ساتھ ہی ہونا ہے۔ اور نمازیں ہی پڑھانی ہیں۔ تو ہم نے ایسے امام مہدی کو کرنا ہی کیا ہے وہاں تو سوا لاکھ متھر (بھنگ گھوٹنے والا ڈنڈا۔ راقم) چلنے گی پھر ہم کو لوگ خطوں میں لکھتے ہیں۔ مسیح الزمان۔ ہمارے آقا کو تو مسیح الزمان مانتے نہیں۔ اور ہمیں مسیح الزمان سمجھتے ہیں ؎ (محمد عبد اللہ بوتالوی)

گئو ماتا

اس نام کا ایک رسالہ حامی البقر زیر ادارت حکیم اللہ یار خاں جوگی دکنی بقیمت دو روپے سالانہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ جس کا ایک نمبر ہمارے پاس برائے ریویو آیا ہے۔ اس رسالہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اہل اسلام کی معتبر کتابوں میں گائے کا گوشت منع ہے کوئی حوالہ نہیں دیا گیا جس پر غور کیا جا سکے۔ جوگی صاحب کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح نہ کریں۔ فی زمانہ گائے بیل کی قیمت ایسی گراں ہے کہ سوائے گوروں کی بارکوں کے اوروں کے واسطے تو اس کا استعمال خود مشکل ہے لیکن مسلمانوں کے واسطے تو اذبحوا بقرۃ کا صریح حکم ایسا ہے جو اور کسی جانور کے واسطے نہیں ہے اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ کیونکہ اسلام ہر ایک شرک اور باطل پرستی کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ چونکہ قدیمی مصری اور مجوسی اور اُن کے شاگرد اہل ہند سب گائے کو خدا سمجھتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ اسے ذبح کر کے انہیں دکھا دیا جائے۔ کہ یہ خدا نہیں۔ ہاں ہندوؤں کو صلح کی ایک تجویز حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کی تھی کہ ہندو صاحبان ہمارے انبیاء کی صداقت کا اقرار کریں۔ ان کے حق میں بدی بولنا چھوڑ دیں۔ ہم ان کے بزرگوں کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی گائے کے گوشت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ تجویز تھی۔ جس سے سارے ہند میں امن قائم ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہندو بھائیوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ بلکہ اس تجویز کے پیش کرنے میں ہم ایک گونہ نقصان ہی میں رہے۔ کیونکہ ہمارے خواجہ کمال الدین صاحب نے اُس وقت اپنے نفس کے لئے گائے کے گوشت کو کبھی نہ کھانے کا پیشگی عہد کر لیا۔ اور اب تک وہ اس عہد پر قائم ہیں۔ لیکن بالمقابل آج تک ایک ہندو بھی ایسا نہ نکلا جو اس کے عوض ہمارے مطالبہ کو پورا کرتا۔ غرض گائے کے گوشت کو اگر چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ تو قیام توحید کے بعد اس سے قبل نہیں۔ اور جوگی صاحب کا یہ کہنا کہ اولیاء اللہ گائے کے گوشت کو منع کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے ہم نے تو بعض صوفیا سے یہ سنا ہے۔ کہ صفائی قلب کے واسطے گائے کا گوشت مفید ہے۔ کم بولنا۔ کم کھانا۔ اور گائے کا گوشت حسب ضرورت استعمال کرنا باطنی بصارت کو روشن کرتا ہے۔ یہ بعض بزرگوں کا تجربہ ہے۔ کوئی چاہے آزما کر دیکھ لے۔ خدا کی حلال کردہ چیز کو حرام نہیں کیا جا سکتا۔ باقی رہی گایوں کی کثرت وقلت۔ سو وہ ذبح کرنے نہ کرنے پر موقوف نہیں۔ اُس کے اسباب جدا ہیں۔ ہم پسند کرتے ہیں کہ ایسی رکھیں بنائی جائیں۔ جہاں گائے بیل اور دیگر مویشی بکثرت پرورش پا سکیں۔ اور ان سے جو فوائد بنی آدم کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ بافراط مہیا ہوں۔

آسام میں مرتدین

پیسہ اخبار میں ایک مضمون بڑے زور شور سے چھپا تھا۔ کہ منی پور آسام کے چند احمدی مرتد ہو گئے۔ اس پر شیخ غلام نبی صاحب کلکتہ نے تحقیقات کی۔ جس پر منی پور سے جو خط جناب مولوی غلام امام صاحب سے آیا ہے۔ اس کا اقتباس اطلاع عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

"اور غفور اور عیدن اور فریدن اور ان کے چار لڑکے ہمارے پاس آکر منافقانہ قسمیں کھا کر احمدیوں میں نام لکھا دیا تھا۔ اور کبھی کبھی چندہ بھی دیتے تھے مگر ۱۹۱۲ء کی جنوری سے ایک کوڑی چندہ نہیں دیا اور اپنے دیس میں مخالفوں سے مل کر ایک مسجد کی بنا ڈالی اور احمدیوں سے چندہ طلب کرنا شروع کیا اور چند احمدیوں نے بطور حسن مومنین کے دے بھی دیا تھا مگر انہوں نے کہنا شروع کیا کہ چار پانچ لاکھ احمدی ہیں۔ سب چندہ کا ہیکو نہیں دیتے ہیں اور اُدھر آس محمد کو فکر پڑ گئی کہ فریدن مر گیا ہے اب ان کو ملا لو۔ اور یہ خود ہم سے منافقانہ ملے تھے۔ فوراً ہم سے جدا ہو گئے اور اب اُن کا حال یہ ہے کہ یہ سب سود خور اور راشی۔ کاذب۔ فاسق ہیں اور شرائط بیعت کے قریب نہیں جاتے تھے اور علم ہندی میں کا کھا گا گھا جانتے ہیں۔ اور فرض واجب سنت کہتے کس کو ہیں اور وضو کو نسی بیماری کی دوا ہے اور دو تو بوڑھے طوطے ہیں اور چار اُن کے بچے ہیں اور دونوں فریق سود خور ہیں اور مذہب تو دور رہا۔ فقط تکبیر نماز کے حرف تک نہیں جانتے اور پیسہ اخبار کے اڈیٹر کا تو کام ہے۔ مخلوق کی قے چاٹتا پھرتا ہے۔ تحقیقات سے کچھ غرض نہیں ہے فقط

راقم احقر غلام امام احمدی عزیز الواعظین از مقام منی پور امپھال ملازم سرکار ریاست منی پور۔ ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء

مفرح یاقوتی

تیارکردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - مسہل اور مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے بہ ادائے قیمت تولہ ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے - اس دوکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل حمام - سماوار - ہر قسم کے جگ سوپ یعنے یخنی نکالنے کا برتن - گنج یعنے کل برتنوں کا ست کلفی ہر قسم - لوٹا - تھالیاں - سرپوش - پتنوس - چلمچی کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل - ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاسکتے ہیں - جس صاحب کو برتن خریدنا منظور ہو - بہ ادائیگی قیمت خرید فرماسکتا ہے - اور ہمارے معاف فرماویں - اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دینے پر بھی تیار ہو سکتا ہے - اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی - پی بھیجا جاتا ہے - محمد ابراہیم محمد اسمعیل مسگر بر دوکان میاں قطب الدین خان صاحب مرحوم مسگر امرتسر

خوشنما جائے نماز

یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشہ رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں - جن کی تعریف اڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں - ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں - یہ پائیدار سوا گز لمبی - پون گز چوڑی جن پر باخدا مسلمان صاحبان بافراغت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں - حقیقت میں ان کی پائیداری اور خوشنمائی میں ولایت والوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے جو آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں ان کی خوب مانگ آرہی ہے اور مسلمان صاحبان نے انہیں پسند کیا ہے - ان خوبیوں پر قیمت فقط ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے بہت جلد آرڈر دیں تا کہ آئندہ آپ کو مایوسی کا جواب نہ ملے محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا - تین عدد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

المشتہر امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس[29] سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں - اس میں چند فائدے ... یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے کہ اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے - قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ محصول چھ آنہ (۶) دو شیشی تک آٹھ آنہ (۸) قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک پانچ آنہ (۵) دو شیشی تک (۶)

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبیہ ۴ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک پانچ آنہ (۵) اور بارہ ڈبیہ تک چھ آنہ (۶)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار خواندہ - چست جوان خدمتگاروں کی - مسابل کو ترجیح دیجائیگی - مشاہرہ فی کس ۸ خشک آئندہ ۱۰ تک ترقی کی امید - اگر محرری کے قابل ہوئے تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو - اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو مشاہرہ ... سے ... تک - احمدی کو ترجیح دیجائیگی -

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی - اگر پنشنر ہو - مگر کام کے قابل ہو - تو بھی مضائقہ نہیں - باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی - درخواست معہ اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں -

الراقم خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ -

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت دس روپے ہے اور یہ دوا الحکیم قادیان سے مل سکتی ہے -

اصلی میرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی نزول آب امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے - قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ - اصلی ممیرا جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے - فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت ... فی تولہ کردی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم موسم میں جس کی آنکھیں ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے -

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ - مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و بواسیر و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر ... نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت قسم اول ۱۲ فی تولہ - قسم دوم آٹھ آنہ تولہ ہے -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں - مشہدی اور پشاوری - بادامی سیاہ - اور سفید - ماشی ریشمی اور سوتی طرّی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کمزوری
سستی
کمی باہ
احتلام
جریان
رقت
ضعف دل
خفقان
ضعف دماغ
درد سر
درد کمر
ضعف اعصاب
دوار
نسیان
طاقت کا عجیب و غریب نسخہ اور ملک عرب کا ایک سربستہ راز
قیمت ایک روپیہ ۵۰ گولی
نزلہ
زکام
مفت ایک سو روپیہ فقط ایک روپیہ میں کون نہیں خرید سکتا
اکسیر البدن
ادل جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان۔ جن کی تصدیق اخبار بدر میں موجود ہے۔
(۲) جناب حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ میں نے سید عبدالحی عرب صاحب کی دوائی موسومہ اکسیر البدن بہت دفعہ استعمال کی ہے۔ میں بطور شہادت کہتا ہوں کہ میں نے اس میں یہ خاص اور نہایت عجیب فائدہ دیکھا ہے کہ اس کے کھانے سے موجودہ تھکان رفع ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کے بعد زیادہ کام کرنے سے تھکان بالکل محسوس نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے وجود میں اس کا یہ فائدہ یقینی طور پر بار بار تجربہ کیا ہے ٭ ۳۰ جنوری ۱۹۱۲ء
(۳) مولوی فاضل عبدالحی صاحب کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن بہت مفید ہیں۔ تھکان۔ زکام نزلہ رفع ہوتا ہے اور طاقت ہضم میں بہت فائدہ مند ہیں۔ حکیم عبدالرحمن کاغانی موعد گشتہ جریان
(۴) میرے لئے سید عبدالحی عرب کی حبوب اکسیر البدن مفید ثابت ہوئیں سید محمود عالم قادیان
(۵) حکیم نظام جان ہزاروی حال تاجر نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح قادیان میں نے سید عبدالحی عرب کی تیار کردہ اکسیر البدن کئی روز استعمال کیں از حد مفید پائی ہیں اس کی تعریف کوئی ایسی نہ سمجھی جاوے کہ عام لوگ چرب زبان کی چھوٹی بات کو بڑی بات دیکھ مانتے ہیں اکسیر البدن مقوی معدہ اور اعضاء رئیسہ اور مقوی باہ ہے اور نہایت ہی مجرب ہے۔
(۶) حکیم غلام محی الدین صاحب تکمیلی سند یافتہ از حضرت خلیفۃ المسیح۔ مکرمی سید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۶۰ گولی ڈبیہ اکسیر البدن جو میں نے آپ سے خریدیں ان کو استعمال کیا۔ آپ کی دوائی مفید ثابت ہوئی۔ درحقیقت یہ گولیاں اکسیر الامراض ہیں مجھے امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ کیونکہ مجھے کئی امراض نے گھیر رکھا تھا ان گولیوں میں یہ ایک بات بہت ہی قابل تعریف ہے کہ بدن میں پھرتی ہمت اور چستی اور چالاکی پیدا کرتی ہیں جزو بدن ہونے میں سرور اور امنگ پیدا ہوتی ہے۔ اور خستہ جسم کے لئے روح حیات ہے۔
صاحبان! آجکل عام کمزوری کی جو شکائت ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ خصوصاً اہل علم اور اہل قلم لوگوں میں تو بہت ہی ہوں گے جو کسی نہ کسی رنگ میں دکھی نہ ہوں۔ اس کے اسباب عموماً کثرت فواحش۔ کثرت مسکرات۔ خلاف قدرت وفطرت عمل۔ کثرت مطالعہ ہیں۔ میرے پاس ملک عرب کا ایک عجیب و غریب نسخہ ہے۔ جس کو میں آپ ہی ترکیب دیکر تیار کرتا ہوں۔ اور گولیوں کی صورت میں اس کو اُن لوگوں کے لئے پیش کرتا ہوں۔ جو کسی قسم کی جسمانی کمزوری کے شاکی ہوں ان گولیوں کا استعمال تمام خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور اعضائے رئیسہ خصوصاً قوائے تناسلہ اور نظام عصبی پر خاص اثر ڈالتا ہے۔ اختلاج قلب۔ دوران سر اور عام کمزوری کو دور کرکے بدن میں چستی و پھرتی۔ دل ودماغ میں امنگ اور ترنگ اور نشاط پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں وکیل ہوں یا ماسٹر۔ طالب علم ہوں یا محرر۔ غرضکہ کوئی ہوں۔ وہ اگر ان گولیوں کو استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے تھکان وغیرہ کی شکائت نہ ہوگی یہ گولیاں تلافی مافات کرتی ہیں۔ جو لوگ یہاں میرے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں اتھک محنت سے کام کیا کرتا ہوں میرے استعمال میں یہ گولیاں رہتی ہیں۔ اور دوسرے معزز احباب نے بھی ان کو آزما کر مفید اور موثر پایا ہے۔ پس اب میں فائدہ عام کے لئے ان کو مشتہر کرتا ہوں۔ پہلے پچاس گولیاں ایک سو روپیہ پر دی جاتی رہی ہیں۔ اور اب صرف برائے نام ایک روپیہ کی ۵۰ گولیاں اخیر اکتوبر ۱۹۱۲ء تک بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں تاکہ ان کا استعمال ہو جاوے۔ بعد میں اصلی قیمت پر فروخت ہونگی جن لوگوں نے ان کا استعمال کیا ہے ان کے سرٹیفکٹ درج کئے جاتے ہیں:۔
المشتہر سید عبدالحی عرب مولوی فاضل
یہ گولیاں بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں
(۷) سید عبدالحی عرب صاحب مولوی فاضل کی تیار کردہ حبوب اکسیر البدن تھکان اور قوت باہ کے لئے واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ٭ محمد شاہ

بدر منوّر

مومن کو خوف نہیں!

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پڑھکر فرمایا:۔ کہ قرآن مجید مجھے ایسا نسخہ ملا ہے کہ ہمیں کبھی خوف اور حزن نہیں ہوتا۔ خواہ کیسی ہی بری بات کیوں نہ ہو۔ آجکل ہمارے فرزندان عبد الحی اور عبد السلام کشمیر کی سیر کو تشریف لیگئے ہوئے ہیں۔ اور ہماری بی بی کو ان کا بہت فکر لگا ہوا ہے چنانچہ کل تار کے جواب جلد نہ آنے سے ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ کوئی خوف و حزن کی بات نہیں اللہ تعالیٰ اُنکا محافظ ہے۔ وہ خود ہی ان کو یہاں سے آئیگا۔

پھر آپ نے فرمایا:۔ کہ ایک لڑکا علیگڈہ کالج میں ہمارے خرچ سے پڑہتا تھا۔ اور وہ ہندو سے مسلمان ہؤا تھا ہمنے اس کے پڑہانے پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے اور جب وہ پڑہ چکا تو اس نے ہمیں ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں۔ اور اپنی ناپاکی کو اتارنے کیلئے گنگا جی جاتا ہوں۔ جس وقت میرے پاس یہ خط پہونچا اُس وقت میرا ایک دوست میرے پاس بیٹھا ہؤا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ میں نے اس لڑکے کی پڑہائی پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے ہیں اس واسطے اس نے خیال کیا کہ یہ خط پڑھکر چیخ اُٹھیگا۔ مگر ہمنے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہمیں ایک چھوٹا سا اور بڑا لطیف مضمون سمجھائے چنانچہ میں نے خط کے جواب میں کارڈ پر ایک آیت لکھدی جسکا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک آدمی تمہارے دین سے مرتد ہو جاوے تو خدا تعالیٰ کریم اپنے کرم سے ایک قوم دیتا ہے اور ہم کو اس تمہارے خط سے نہایت ہی خوشی ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں **ایک جماعت عطا فرمائی**

عمل کرو

ایک شخص کے خط کے جواب میں فرمایا:۔ کوئی شریر نہ ہمارا ہے اور نہ ہم اس کے۔ احمدی کہلانے سے کوئی احمدی نہیں ہو سکتا۔ میں نے بعض کنجروں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن کیا وہ مسلمان ہوتے ہیں میرے نزدیک ایسے لوگوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مسجدیں اللہ کے نام کیلئے ہوتی ہیں اور جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

فرمایا:۔ بعض لوگ خالص اللہ کے نام کو پسند نہیں کرتے اور بُرا جانتے ہیں۔ شیعہ میں اگر حضرت علی رضہ امام حسن حسینؓ کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کو بے ایمان جانتے ہیں اسی طرح ہر ایک فرقہ کا نام نہ لیا جاوے تو وہ اس کو بُرا بلکہ بے ایمان سمجھتے ہیں۔ فرمایا یہ غلط ہے اسیطرح جیسے احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ آوے تو اس کو بے ایمان سمجھتے ہیں۔ میرے گھر میں ایک عورت آئی میری بی بی نے اس کو پوچھا۔ کہ تمہاری فلاں گدی کا کیا حال ہے اس نے کہا (جی کیا بات ہے وہاں تو نور ہی نور ہے اور اندر باہر نور ہی نور نظر آتا ہے) پوچھا کہ آخر کیا ہے۔ تب اس عورت نے کہا کہ اندر بھی باہر بھی راگ کا نور برس رہا ہے! اندر باہر گانیوالے قوال بیٹھے رہتے ہیں۔

خواجہ صاحب کو نصیحت

درس قرآن کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السّلام نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اشارہ کر کے فرمایا:۔ کہ آؤ آپ کو بھی چند باتیں سنادیں۔ فرمایا تم ولایت کو جاتے ہو کسی اپنی خوبی کا گھمنڈ مت کرنا۔

فرمایا:۔ ولایت میں بڑے بڑے کام ہوتے ہیں اور اس میں بڑے بڑے ابتلا بھی ہیں اور بڑے بڑے آرام بھی ہیں اور وہاں بڑے بڑے شریر بھی ہیں اور اس میں بڑے بڑے شرفا بھی ہیں وہ شہر میرے نزدیک ایسا ہے کہ اس میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی ہیں۔

فرمایا:۔ میرا ایمان ہے کہ اگر اس شہر میں نیک لوگ نہ ہوتے تو وہ شہر آباد نہ ہوتا۔

فرمایا:۔ شراب۔ سؤر۔ بُری مجلس سے بچتے رہنا۔ میرے بھی تمپر بڑے بڑے حق ہیں۔ میری باتوں کا خیال رکھنا۔

فرمایا:۔ بقدر طاقت ہی کے دین کیخدمت وہاں ضرور کرنا۔

فرمایا:۔ اور کوئی وہاں اپنی ترقی (وکالت) کا بھی کام کرو۔

فرمایا:۔ ہفتہ میں ایک خط یہاں پہونچ جاتا ہے اسلئے ہم کو ایک خط ضرور لکھا کریں اگر نہ ہوسکے تو کارڈ ہی سہی۔ بعد دعا کے خواجہ صاحب کو رخصت کیا گیا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے ایک کام کے عوض میں تہجد کی نماز نذر مانی ہے۔

فرمایا:۔ تہجد کی نذر ماننی میرے نزدیک اچھی نہیں کیونکہ تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں فرمائی جب تم نذر مانوگے تو اس صورت میں تہجد کی نماز تمپر فرض ہو جائیگی اور انسان کمزور ہے۔

احمدی

ایک آدمی کا خط پیش ہؤا تو فرمایا کہ جو شخص آپسمیں فساد ڈلواتا ہے لڑائی جھگڑے کو پسند کرتا ہے اور رشوت اور اور ناجائز وسایل سے روپیہ کماتا ہے وہ احمدی نہیں ہے۔

ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ وہ احمدی نہیں جو اس کو احمدی کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے وہ ہماری جماعت سے نہیں۔ لڑکیوں کا بغیر اجازت کے نکاح کر دینا اور عدت وغیرہ کا کوئی لحاظ نہ کرنا۔ کیا یہ احمدیوں کا کام ہے؟

طرز نظم

فرمایا:۔ میں نے تین زبانوں کا مطالعہ کیا ہے۔ عرب لوگ اپنے شعروں میں معشوق کو مؤنث باندھتے ہیں اور اپنے آپ کو مذکر۔ یہ فطرت کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ ایرانی لوگ معلوم ہوتا ہے۔ ان میں لواطت بہت کثرت سے ہے۔ اپنے معشوق اور اپنے آپ دونوں کو مذکر باندھتے ہیں اور خوب خط و خال کا نقشہ کھینچتے ہیں سنسکرت میں اپنے معشوق کو نر باندھتے ہیں یعنی پتی۔ اور اپنے آپ کو مؤنث۔ یہ پہلی قسم کا الٹ ہے۔

کرشن کی گوپیاں

پھر فرمایا کہ کرشن کے متعلق یہ جو مشہور ہے ان کی سولہ (۱۶) لاکھ گوپیاں تھیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سولہ (۱۶) لاکھ ان کے مرید ہوں گے۔ اور محبت کیوجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو کرشن صاحب کا اسطرح مطیع و فرمانبردار بنا لیا جسطرح کہ بی بی اپنے آپ کو خاوند کا مطیع و فرمانبردار بنا لیتی ہے تو اس واسطے ان کو بھی کرشن کو پتی کہا اور خود پتنیاں بنگئیں۔ ورنہ نہ تو سولہ لاکھ عورتوں سے آدمی جماع کر سکتا ہے اور نہ ہی سولہ لاکھ سے محبت کر سکتا ہے نہیں تو کوئی ہمکو سمجھا دے۔ دراصل نکتہ یہی ہے۔ مگر کم علمی کیوجہ سے اپنے مذہب کو بھول گئے۔

پھر فرمایا کہ یہ بھی ایک بڑا بھاری مسئلہ ہے کہ کرشن پہلے ہوئے یا رام چندر جی۔ رامائن میں کرشن کا ذکر نہیں اور مہابھارت میں رام چندر کا ذکر نہیں پھر کوروں پانڈو کے جنگ میں یہ لوگ اس کو بھی شریک کرتے ہیں۔ جب تمام لوگ دور دور سے آئے تو رام چندر کا کچھ ذکر تو ہوتا۔

پھر فرمایا بعض کشفی معاملات ہوتے ہیں۔ لوگ مانیں یا نہ مانیں مجدد الف ثانی کہتے ہیں کہ سرہند کا جو ٹبہ ہے وہاں نبیوں کی قبریں ہیں صرف سرہند کے شہر میں۔ یہ کشفی معاملہ ہے۔ پھر فرمایا:۔ مظہر جان جاناں منتر گئے تو کشف میں ان کو

ایک غیر احمدی کے چند سوالوں کے جوابات

(جو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھے گئے ہیں)

سوال اوّل۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ۔ مگر مرزا صاحب ماقتلوہ کو مانتے ہیں۔ اور ما صلبوہ کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ قتل نہیں کئے گئے مگر صلیب دیئے گئے۔

جواب سوال اول۔ اصل بات یہ ہے کہ بیشک قرآن کریم میں وما قتلوہ وما صلبوہ آیا ہے۔ لیکن شیخصاحب اور اسی قبیل کے اصحاب کو وما صلبوہ کے حقیقی معنی سے ناواقفی کی وجہ سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ گویا مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنا صحیح مانا جاتا ہے۔ سو واضح ہو کہ لفظ قتل عام ہے خواہ انسان کسی موت سے مارا جائے اس کو قتل کے لفظ سے تعبیر کہتے ہیں اور لفظ صلیب اس قتل سے مراد ہوتی ہے جو صلیب کے ذریعہ واقع ہو۔ اور ایسے قتل سخت ترین مجرموں کو دیئے جاتے تھے یعنے لوگ جس کو اپنے نزدیک سب سے بڑھ کر مجرم سمجھتے اس کو صلیبی قتل سے قتل کیا جاتا تھا کیونکہ اُس زمانہ اور بعد کے زمانہ میں صلیبی قتل سخت ترین سزا سمجھی جاتی تھی۔ اس کی تصدیق کے لئے ہمیں غیر اقوام کی نظیر پیش کرنا شائد قابل اعتراض ہو۔ اس لئے ہم اہل اسلام ہی سے اس کی تصدیق پیش کرتے ہیں:۔

(۱) شہادت قتادہ جو ایک مشہور تابعی ہیں۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۳ پر لکھا ہے۔

حدثنا بشیر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ انہ کان یقول فی قولہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الی قولہ او ینفوا من الارض حدود اربعۃ انزلہ اللہ فاما من اصاب الدم والمال جمیعا صلب واما من اصاب الدم وکف من المال قتل ومن اصاب المال وکف من الدم قطع ومن لم یصب شیئا من هذا نفی رواہ ابن جریر طبری

ابن جریر طبری نے روایت بیان کی۔ کہ میرے پاس بشیر نے۔ اُن کے پاس یزید نے ان کے پاس سعید نے۔ اُنکے پاس قتادہ نے بیان کیا۔ کہ وہ (قتادہ) آیت انما یحاربون اللہ ورسولہ تا ینفوا فی الارض کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ چار حدیں مجرموں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں ایک تو یہ کہ شخص نے ڈاکہ زنی کرکے لوگوں کا مال بھی لوٹ لیا اور ساتھ ہی قتل بھی کیا۔ اس کو صلیبی موت سے مارا جاتا۔ اور جس نے قتل تو کیا مگر مال نہیں لیا۔ اُس کو قتل کیا جاتا اور جس نے مال تو لوٹا مگر قتل نہیں کیا اُس کے ہاتھ کاٹے جاتے اور جس نے نہ قتل کیا اور نہ مال لوٹا اس کو جلاوطن کیا جاتا۔

(۲) شہادت ابن عباس جو ایک مشہور صحابی ہے۔ دیکھو۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۲

حدثنی محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس قولہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الی قولہ او ینفوا من الارض قال اذا حارب واخذ المال وقتل فعلیہ الصلب اذا ظھر علیہ قبل توبتہ۔

.. ..

.. .. .. واذا حارب واخذ ولم یقتل فعلیہ قطع الید والرجل من خلاف ان ظھر علیہ قبل توبتہ واذا حارب واخاف السبیل فانما علیہ النفی۔

ترجمہ ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس محمد بن سعد نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس اُن کے چچا نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس ابن عباس نے آیت انما جزاء الذین یحاربون اللہ الی آخرہ کے متعلق فرمایا کہ جس نے لڑائی بھی کی کسی کو قتل کر دیا تو ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہیئے جبکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے اور جس شخص نے لڑائی بھی کی اور مال بھی لوٹ لیا اور قتل کا بھی مرتکب ہوا۔ تو اُس کو صلیب دیا جائے۔ بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر واقعہ ظاہر ہو جائے اور جو شخص لڑائی کرے اور مال بھی لے لے مگر قتل نہ کرے تو اُس کے ہاتھ اور پاؤں بالمقابل کاٹے جائیں بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے۔ اور جو لڑائی کرے اور رستے میں خوف دلوں پر بٹھاوے (یعنی رستہ مارتے ہوں یا راہزنی کرتے ہوں) تو اس کو جلاوطن کیا جائے۔

(۳) شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۵۔

حدثنا بہ علی بن سھل قال ثنا الولید بن مسلم عن ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب ان عبد الملک بن مروان کتب الی انس بن مالک یسالہ عن ھذہ الایۃ فکتب الیہ انس یخبرہ ان ھذہ الایۃ نزلت فی اولئک النفر العرنیین وھم من بجیلۃ قال انس فارتدوا عن الاسلام وقتلوا الراعی واستاقوا الابل واخافوا السبیل واصابوا الفرج الحرام قال انس فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام عن القضاء فیمن حارب فقال من سرق واخاف السبیل فاقطع یدہ بسرقتہ ورجلہ باخافتہ ومن قتل فاقتلہ ومن قتل فاخاف السبیل واستحل الفرج الحرام فاصلبہ الی آخرہ

ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس علی بن سہل نے ان کے پاس ولید بن مسلم نے ان کے پاس ابن لہیعہ نے ان کے پاس یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا کہ عبد الملک بن مروان نے انس بن مالک کو ایک خط لکھا اور آیت مذکورہ بالا کی نسبت پوچھا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے اس پر انس بن مالک نے ان کو جواب لکھا کہ یہ آیت بجیلہ کے دو شخصوں کی نسبت نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ مرتد ہو گئے اور ایک چرواہے کو قتل کیا تھا اور اونٹوں کو ہانک کر بھاگ گئے اور راہزنی اور زنا بالجبر کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں تو جبریل نے کہا کہ جو چوری کرے اور راہزنی کرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالو اور جو قتل کرے اس کو قتل ہی کرو۔ اور جو قتل کرے اور راہزنی اور زنا کا مرتکب ہو اُس کو صلیب دو۔

ان روایات سے صاف واضح ہے کہ صلیب کے معنی وہ موت ہے۔ جو نہایت دکھ اور تکلیف سے قتل کیا جائے نہ یہ معنی جو عموماً لوگ نادانی سے کرتے ہیں اور جو معنی کہ آپ کے شیخ صاحب کے ذہن نشین ہیں۔ کہ لکڑی پر لٹکایا جائے صرف لکڑی پر لٹکانا صلیب کے مفہوم کو پورا نہیں کرتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے وما صلبوہ کہا کہ مسیح علیہ السلام کو اس قتل سے نہیں مارا گیا جو صلیب کی قتل ہے اس سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ لکڑی پر نہیں چڑھایا گیا۔ اگر شک ہو تو یہود اور نصاریٰ کی اقوام سے دریافت کریں یا ان کی [illegible] کو پڑھیں جن میں صاف لکھا ہے۔ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے۔ قومی تواتر کا کون انکار کر سکتا ہے اور تواتر بھی ایسا کہ دشمن اور دوست دونوں یک زبان ہو کر تصدیق کرتے ہوں۔ بلکہ وہی نہیں۔ خود مسلمان بھی اس کے مقر ہیں۔ آپ تفسیر والوں کو دیکھیں سب کہتے ہیں کہ گو مسیح تو نہیں مگر ایک شخص مسیح کی صورت بن گیا تھا وہ صلیب دیا گیا۔ یہ مسئلہ دیگر ہے کہ آیا مسیح دیا گیا یا اُس کا کوئی اور ہمشکل دیا گیا۔ صلیب بہرحال دیا گیا۔ اگر مرزا صاحب مسیح موعود نے لکھ دیا تو کونسا گناہ لازم آگیا۔ بالکل سچ ہے کہ مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر جو غرض صلیب کی تھی

خدا تعالیٰ نے پوری نہ ہونے دی اس کو اپنے فضل سے زندہ ہی رکھا اور زندہ ہی صلیب سے اُتارا اور اس کی خاص محافظت کے سامان مہیا کر کے اس کو بچا لیا اور پھر وہ ممالک شرقیہ میں بنی اسرائیل کے دس گم شدہ قبائل کی تبلیغ کے لئے چلا گیا اگر شک ہو تو عیسائیوں کی طبع شدہ کتاب کروسی فکشن نام کو جو انگریزی میں ہے اور امریکہ میں چھپی ہے اور جو اب ... ... دفتر بدر سے بھی مل سکتی ہے کھول کر پڑھیں۔ آپ کو تمام سچائی اور صداقت ظاہر ہو جائیگی۔ ایک حواری نے چشمدید حالات مسیح کے لکھے ہیں کہ کس طرح بنی اسرائیل مسیح کے مخالف ہوئے اور کس طرح حکام کے ہاں نالشی ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام پکڑے گئے اور کس طرح صلیب پر چڑھائے گئے اور پھر کس طرح زخمی ہو کر اُتارے گئے اور کس طرح یوسف آرمیتیا اس کے خالص مخلص دوست کے سپرد کئے گئے اور پھر کس طرح اُن کی نگرانی ہوئی۔ اور پھر کہاں کہاں تک اُن کو لے گئے اور آخر کس طرح وہ ممالک مشرقیہ میں آگئے۔ اور سب سے بڑھ کر آپ شیخ صاحب کو کہیں کہ کشمیر میں جا کر سری نگر محلہ خانیار میں مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کی زیارت بچشم خود کرائیں اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس سوال کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو بہت کچھ لکھا جاتا۔ اگر شک رہا۔ تو انشاء اللہ زیادہ روشنی ڈالی جاویگی

دوسرا سوال۔ کیا بل رفع اللہ حضرت مسیح کے جسم و روح دونوں کے لئے ہے یا صرف روح کے لئے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسےٰ کے بارہ میں فرماتا ہے کہ مرنے سے پہلے دوبارہ تم کو دنیا میں بھیجا جائیگا۔ اگر اس وقت رفع روح کے لئے ہے۔ تو پھر آیت مذکورہ جھوٹی ثابت ہوتی ہے

جواب سوال دوم۔ یہاں بھی شیخ صاحب نے بوجہ عدم واقفیت غلطی کھائی ہے۔ رفع الی اللہ کے معنی قرب الی اللہ ہے اور رفع ہمیشہ مدارج ترقیات کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بلعم باعور ایک بنی اسرائیل کے مشہور ولی کی نسبت جس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ فرماتا ہے۔ ولو شئنا لرفعنٰہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض۔ یعنی اگر ہم چاہتے تو ان نیک اعمال کی وجہ سے اس کو اُٹھاتے یعنی مدارج میں ترقی دیتے۔ مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور زمینی آدمی بن گیا اور دُنیا کا کیڑا ہو گیا اور دین سے ورلی دنیا کو پسند کیا۔ اس سے صاف رفع کے معنی حل ہو جاتے ہیں۔

اصل تو یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو یہاں وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کے بیان کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ سو واضح ہو کہ تورات میں لکھا تھا کہ جو نبی نبوت کا منجانب اللہ دعوےٰ کرے۔ اس کی پہچان یہ بتائی گئی تھی کہ جو جھوٹا نبی ہوگا۔ وہ قتل کیا جائیگا اور جو صلیبی موت سے مارا جائیگا۔ وہ ملعون ہوگا۔ اب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا۔ تو یہودیوں نے ان کو جھوٹا نبی قرار دیا اور توریت کی شریعت کے مطابق اب ان کو لازمی تھا کہ جب تک ان کو قتل نہ کریں وہ جھوٹا ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جب تک صلیب پر چڑھا کر قتل نہ کر دیں۔ تب تک وہ ملعون نہیں قرار پا سکتا تھا اور چونکہ یہودی اس وقت ایک ایسی سلطنت کے ماتحت تھے جو پابند قانون تھی۔ اس لئے وہ برملا اس کو قتل نہیں کر سکتے تھے۔ گو اُن کی نسبت علماء یہود نے بالاتفاق کفر اور قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر اُن کو عدالت میں چارہ جوئی ناکن کرنی پڑی اور گورنمنٹ میں چونکہ بظاہر اختلاف عقائد کی وجہ سے چارہ جوئی ناممکن تھی۔ اس لئے اُنہوں نے بالاتفاق جا کر کہا کہ قیصر روم یعنے اپنے بادشاہ سے باغی ہے۔ اور ہم میں بھی بغاوت کی تحریک کرتا ہے اور جھوٹی شہادتیں پیش کر کے فرد جرم لگوا دیا۔ اور انہیں زمانہ میں بغاوت کی سزا صلیبی موت تھی۔ اس واسطے صلیب پر تو چڑھائے گئے مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ جس کی مفصل کیفیت اناجیل اور کروسی فکشن سے آپ معلوم کر سکتے ہیں چونکہ اُن کا بچنا عموماً لوگوں سے مخفی رکھا گیا گو صلیب پر چڑھانا تو سب نے دیکھ لیا تھا اس لئے اُن کے بچ جانے کی حقیقت سے وہ بے خبر رہے اور اسی واسطے وہ برملا کہتے تھے کہ مسیح کو ہم نے صلیب پر قتل کر دیا۔ اس لئے وہ جھوٹا نبی اور ملعون تھا۔ چونکہ لعنت کا مفہوم ہے کہ لعنتی آدمی خدا کی رحمت اور قرب سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو لازم آیا کہ اپنے الزام سے بری کرنا ضروری تھا کہ یہ یہود جھوٹے ہیں انہوں نے صلیب پر قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو وہ موت دی جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ فرمایا ورنہ نفس قتل کوئی بڑی چیز نہیں بلکہ لعنتی موت کا جواب دینا ضروری تھا اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ کہ کر مسیح علیہ السلام کی بریت فرمائی۔ اور یہودیوں کو جھوٹا ثابت کیا۔ ورنہ مسیح کی [illegible] موت کا تو جھگڑا نہیں تھا۔ صرف اس موت کا جھگڑا تھا جو حسب شریعت موسوی اُن کو ملعون قرار دیتی تھی۔ [illegible]

اور شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ آیت موت سے پہلے تجھے دُنیا میں بھیجا جائیگا۔ قرآن کریم میں جو اس وقت دُنیا میں بین الدفتین موجود ہے کوئی آیت نہیں ہے۔ معلوم نہیں شیخ صاحب نے [illegible] کہاں سے وہ آیت نکال لی۔ شاید شیخ صاحب کی مراد آیت [illegible] وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ سے ہے [illegible] مگر اس کا مفہوم وہ نہیں ہے۔ جو شیخ صاحب ظاہر فرماتے ہیں۔ اس کے معنے تو صرف یہ ہیں۔ کہ کوئی بھی اہل کتاب نہیں [illegible] جو اپنی موت سے پہلے امر متذکرہ بالا پر ایمان نہ رکھے گا [illegible] آیت متذکرہ بالا سے پہلے یہ آیات مذکور ہیں وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ وما قتلوہ [illegible] وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ [illegible] یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً وان [illegible] من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم [illegible] القیٰمۃ یکون علیھم شھیدا۔ اب آیات سے صاف ظاہر ہے کہ اہل کتاب نے قتل مسیح پر زور دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اُس کی نفی میں زور دیا ہے اور درمیان میں ضمائر استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ ایک ضمیر اختلفوا فیہ میں ہے [illegible] دوسری ضمیر لفی شک منہ میں ہے۔ تیسری ضمیر ما لھم بہ میں ہے اتنی ضمیروں کے بعد پھر لفظ قتل اور تصلیب کو [illegible] اللہ تعالیٰ نے دوہرایا ہے۔ جس سے صاف [illegible] سے لفظ قتل پر زور دیا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی اس [illegible] کہتا چلا آیا ہے۔ یعنی آیات متذکرہ یہ ہیں۔ اور اہل کتاب کا [illegible] یہ کہنا کہ ضرور ہم نے مسیح ابن مریم کو جو رسول اللہ کہلاتا تھا [illegible] قتل کر دیا۔ حالانکہ انہوں نے عام قتل سے مارا اور نہ صلیبی قتل سے لیکن اُن میں شک نہیں کہ مسیح شبہ بالقتل وشبہ بالصلیب [illegible] ضرور ہوا۔ اور جو لوگ اس بارہ میں اختلاف کرتے ہیں [illegible] خود شک میں ہیں۔ ان کو حقیقی علم اس واقعہ کا نہیں۔ وہ تو [illegible] ظاہر حالات کو مدنظر رکھ کر اپنے ظن کی پیروی کرتے ہیں ہرگز [illegible] انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] موت سے مارا جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہے [illegible] تھا۔ خدا تعالیٰ عزیز ہے [illegible] ہے۔ اور وہ حکیم ہے۔ اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی

نہیں۔ اور کوئی کتاب نہیں کہ باوجود ہماری شہادت کے کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ یہی کہے جائینگے اور یہی ایمان رکھیں گے کہ مسیح قتل کیا گیا۔ مگر یہ ایمان ان کا ان کی زندگی تک ہے۔ بعد اُن کو حقیقت امر سے پتہ لگ جائیگا۔ اب آپ کے شیخ صاحب پر صاف روشن ہوگیا ہے کہ آیات ماسبق تسبیح کے دانہ کی طرح اس آیت زیر بحث سے ملی ہوئی ہیں۔ اُن آیات میں قتل کا ذکر چلا آتا ہے۔ اب اس آیت میں دو ضمیریں ہیں۔ ایک تو الا لیؤمنن بہ میں ہے۔ دوسری قبل موتہ میں ہے۔ لیؤمنن بہ میں جو ضمیر ہے۔ ضرور ہے کہ اُس کا کوئی مرجع ہے۔ سو مرجع سوائے اس کے جو آیات ماقبل میں مذکور ہے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور وہ مرجع واقعہ قتل ہے۔ اعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہود قتل کے قائل ہیں۔ اور ہم نے شہادت دی ہے کہ یہود نے قتل نہیں کیا۔ مگر اب یہودیوں کی یہ حالت ہے کہ ہمیشہ یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ اسی کی طرف اس آیت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ میں اشارہ ہے۔ کوئی بھی اہل کتاب نہیں۔ جو واقعہ قتل پر اپنی موت سے پہلے ایمان نہ رکھیگا۔ یعنی کل اہل کتاب یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے روز شہادت دینگے کہ اہل کتاب جھوٹ بولتے ہیں میں نہ قتل ہوا اور نہ صلیبی موت مرا۔

امید کہ اسی قدر جواب کافی ہوگا۔ اگر شک رہا تو دوبارہ تفصیل کے ساتھ لکھا جاویگا۔

سوال سوام۔ کوئی حدیث رسول صلعم کی انی متوفیک کی تائید میں حضرت خاتم الانبیاء نے فرمائی ہے تو وہ کونسی ہے۔ جس سے کہ یہ ظاہر ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔

جواب سوم۔ اول معترض صاحب کو یہی کافی نہیں۔ کہ خود اللہ تعالیٰ مسیح کی نسبت فرماوے۔ انی متوفیک میں مارونگا۔ خدا تعالیٰ کی شہادت کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت طلب کرنا ادب سے بعید ہے اگر یہاں یہ شک ہو کہ یہاں تو وعدہ وفات ہے۔ وقوع وفات کا کیا ثبوت ہے۔ سو اس کی شہادت اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کے اخیر میں دی ہے۔ اور وہاں خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی اقرار وفات کا ذکر نقل فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ آیت یہ ہے۔ وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم جس کے معنی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اور میں جبتک اُن میں رہا میں اُن پر گواہ رہا کہ وہ ایک ہی معبود کی پرستش کرتے تھے۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ پیچھے تو ہی نگہبان تھا۔ اب خود اللہ تعالیٰ کی شہادت وتصدیق مسیح علیہ السلام کی زبانی کافی نہیں جس میں صاف اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ توفی مختلف صیغوں میں آیا ہے۔ سب جگہ سوائے قبض روح وموت کے اور کسی معنوں میں نہیں آیا۔ اب خدا کی شہادت کے بعد پھر کسی کی تصدیق کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن خیر ہم حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ دیکھو بخاری جلد صفحہ ۶۶۵ مطبوعہ مطبع احمدی وقال ابن عباس متوفیک ممیتک اعنی ابن عباس کہتے ہیں متوفیک کے معنے ہیں۔ میں تجھے مارونگا اعنی طبعی موت سے۔ پھر بخاری جلد ۳ صفحہ ۶۶۵ و ۴۷۳ و صفحہ ۶۹۰ پر بہ تبدیل الفاظ یوں احادیث آئی ہیں۔ حدثنا محمد بن یوسف نا سفین عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرء کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسی ابراھیم ثم یوخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الی آخرہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگ برہنہ بدن اور برہنہ پاؤں بلاختنہ اُٹھائے جائینگے اس کے بعد یہ آیت پڑھی ایسے ننگے ہونگے جیسے خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اُن کو ابتدا میں پیدا کیا تھا ویسے ہی آخرت کو کریں گے یہ وعدہ ہے جس کو ہم ضرور پورا کریں گے اس کے بعد فرمایا کہ سب سے پہلا شخص جس کو لباس پہنایا جائیگا وہ حضرت ابراہیم ہونگے۔ پھر میرے صحابی کچھ ذات الیمین بلائے جائینگے اُس کے بعد ذات الشمال بلائینگے۔ تو اُس وقت میں خدا تعالیٰ کے دربار میں عرض کرونگا کہ اے اللہ! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ تو یہ جواب ملے گا کہ یہ لوگ تو اُسی وقت سے جب سے تو اُن علیحدہ ہوا مرتد ہوگئے تو میں بھی اُسی طرح کہونگا۔ جس طرح ایک نیک بندہ اعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے کہا تھا کہ میں جب تک اُن لوگوں میں رہا۔ میں اُن کے حالات کو بچشم خود دیکھتا تھا اور جب تو نے مجھے ماردیا تو پیچھے تو ہی ان پر نگہبان تھا الی آخرہ۔ اب اس حدیث سے عیاں ہے کہ جو الفاظ اعنی فلما توفیتنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت بولے ہیں۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات بابرکات پر چسپان کرکے معنے حل کردیئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ بھی اپنی قوم کا بگڑنا اپنی موت کے بعد ظاہر کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی موت کے بعد۔ اگر توفیتنی کے معنی موت کے نہوتے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت کیوں استعمال فرماتے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے فوت ہوچکے ہیں۔ تو پھر کیونکر نہ مانا جائے توفیتنی کے معنی حقیقی موت کے ہیں۔ اب تو آپ کے شیخ صاحب کی تسلی ہوجائیگی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت المسیح کی وفات کو تسلیم کرلیا ہے۔

اور اس سے بڑھکر کئی کتابوں میں حدیث آئی ہے۔ لوکان عیسی وموسی حیین لما وسعھما الا اتباعی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو اُن کو بجز ہماری اطاعت اور تابعداری کے اور کچھ نہ ہوتا۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح علیہ السلام کی وفات کا اقرار کیا اگر اس سے تسلی نہ ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اور لکھا جاویگا۔

ازالۂ مادہ اس چھوٹے سے رسالے میں مادہ کے متعلق پہلے حکماء کے اقوال جمع کرکے مادے کو فانی ثابت کیا ہے۔ دیانند اور لیکھرام کے دعاوی متعلق مادہ کی مدلل تردید ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مادہ کے بقا کی بنیاد محض اس مسئلہ پر ہے کہ مادہ کا وزن فنا نہیں ہوتا ہے لیکن وزن قوت جاذبیہ کا دوسرا نام ہے۔ جو زمین کے ہر حصہ میں بلکہ کائنات جو کے ہر کرہ میں مرکز کے قرب و بعد کی وجہ سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ لہذا مادہ کی عدم فنائیت کا معیار اس کو قرار دینا غلطی ہے۔ کیونکہ وزن مختلف اماکن میں بدلتا رہتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے۔ کہ اس قوت کا وجود بالکل نہ رہے۔

یہ مختصر مفید اور دلچسپ رسالہ بقیمت ارفی نسخہ مصنف رسالہ مسٹر سلطان محمد صاحب اے پی مشن ہائی سکول [illegible] سے مل سکتا ہے۔